0321-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب حامداً و مصلیاً

اس طرح کام کرنا کہ سرمایہ ایک کا
دوافراد کا مل کر
ہو اور کام دوسرا کرے، اس کو شریعت میں مضاربت کہتے ہیں
اس کی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ حاصل ہونے والے نفع کی تقسیم فیصدی تناسب سے طے کرنا ضروری ہے، مثال کے طور پر پچاس 50 فیصد ایک کا اور پچاس 50 فیصد دوسرے کا یا چالیس 40 فیصد ایک کا اور ساٹھ 60 فیصد دوسرے کا۔ الغرض تقسیم نفع فیصدی اعتبار سے ہو نہ کہ اس طرح کہ رقم کی ایک خاص مقدار ایک کیلئے اور بقیہ جتنی بھی ہو دوسرے کیلئے۔

لہذا آپ کے معاملہ میں تقسیم کی اس صورت "کہ فریق ثانی ہر ماہ فریق اول کو پچپن ہزار روپیہ دے گا" کی وجہ سے معاملہ مضاربت شرعاً جائز نہیں۔

اس لیے آپ حضرات نفع کی تقسیم مذکورہ بالا ترتیب کے مطابق فیصدی تناسب سے طے کریں تو معاملہ ٹھیک ہوگا۔

(وشرطها) أمور سبعة ...... (وكون الربح بينهما شائعاً) فلو عين قدراً فسدت (وكون نصيب كل منهما معلوماً) عند العقد.

(الدر المختار: كتاب المضاربة، ٨/ ٥٠١، رشيدية)

(ومن شرطها أن يكون الربح) المشروط (بينهما مشاعاً) بحيث (لا يستحق أحدهما منه) أي الربح

(دراهم مسماة) لأن ذلك يقطع الشركة بينهما لاحتمال أن لا يحصل من الربح إلا قدر ما شرط له. كما مر.

(اللباب في شرح الكتاب: كتاب المضاربة، ٢/ ٦١، قديمي)

فإن قال على أن لك من الربح مائة درهم أو شرط مع النصف أو الثلث عشرة دراهم لا تصح المضاربة.

(الفتاوى العالمگيرية، كتاب المضاربة، الفصل الاول، ٤/ ٢٨٧، رشيدية)

٢۔ جس طرح عام بینکوں کے ساتھ کسی قسم کا بھی معاملہ کرنا اور بینک کے لیے جگہ کرایہ پر دینا جائز نہیں ہے، اسی طرح ملک بھر کے جمہور علماء کرام نے مروجہ اسلامی بینکوں کے ساتھ بھی ہر قسم کے معاملہ کو ناجائز قرار دیا ہے۔ تفصیل ساتھ منسلکہ فتوے میں ملاحظہ فرمائیں۔

فقط

واللہ تعالیٰ أعلم بالصواب

کتبہ:
محمد راشد ڈسکوی
المتخصص في الفقه الإسلامي
بالجامعة الفاروقية، کراتشي
٢٦/ ١١/ ٣٠ھ

الجواب صحیح
[illegible]
٧/ ١١/ ٣٠ھ

الجواب صحیح
[illegible] عفی عنہ
٧/ ١١/ ٣٠ھ